بیسواں اجلاس

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

منعقدہ: ۲۹؍فروری تا ۲؍مارچ ۲۰۰۸ء

روز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام کولکاتا

کارروائی، تجاویز اور فیصلے

شائع کردہ

جنرل سکریٹری آفس آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ
امارت شرعیہ بلڈنگ، پھلواری شریف، پٹنہ

فون نمبر، پٹنہ: (۰۶۱۲) ۲۵۵۵۳۵۱ فیکس نمبر: ۲۵۵۵۲۸۰

فون نمبر دہلی آفس: (۰۱۱) ۲۶۳۲۲۹۹۱-۲۶۳۱۴۷۸۴

اغراض ومقاصد

آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ

.ہندوستان میں "مسلم پرسنل لا" کے تحفظ اور شریعت ایکٹ کے نفاذ کو قائم اور باقی رکھنے کے لیے مؤثر تدابیر اختیار کرنا۔

.بالواسطہ، بلاواسطہ یا متوازی قانون سازی جس سے قانون شریعت میں مداخلت ہوتی ہو، عام ازیں کہ قوانین پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز میں وضع کیے جا چکے ہوں یا آئندہ وضع کیے جانے والے ہوں یا اس طرح کے عدالتی فیصلے جو مسلم پرسنل لا میں مداخلت کا ذریعہ بنتے ہوں انہیں ختم کرانے یا مسلمان کو ان سے مستثنیٰ قرار دیئے جانے کی جدوجہد کرنا۔

.مسلمانوں کو عائلی ومعاشرتی زندگی کے بارے میں شرعی احکام وآداب، حقوق وفرائض اور اختیارات وحدود سے واقف کرانا اور اس سلسلہ میں ضروری لٹریچر کی اشاعت کرنا۔

.شریعت اسلامی کے عائلی قوانین کی اشاعت اور مسلمانوں پر ان کے نفاذ کے لیے ہمہ گیر خاکہ تیار کرنا۔

.مسلم پرسنل لا کے تحفظ کی تحریک کے لیے بوقت ضرورت "مجلس عمل" بنانا جس کے ذریعہ بورڈ کے فیصلے پر عمل درآمد کرنے کی خاطر پورے ملک میں جدوجہد منظم کی جا سکے۔

.علماء اور ماہرین قانون پر مشتمل ایک مستقل کمیٹی کے ذریعہ مرکزی یا ریاستی حکومتوں یا دوسرے سرکاری ونیم سرکاری اداروں کے ذریعہ نافذ کردہ قوانین اور گشتی احکام (Circulars) یا ریاستی اسمبلیوں اور پارلیمنٹ میں پیش کیے جانے والے مسودات قانون (بل) کا اس نقطہ سے جائزہ لیتے رہنا کہ ان کا مسلم پرسنل پر کیا اثر پڑتا ہے۔

.مسلمانوں کے تمام فقہی مسلکوں اور فرقوں کے مابین خیر سگالی، اخوت اور باہمی اشتراک وتعاون کے جذبات کی نشوونما کرنا، اور "مسلم پرسنل لا" کی بقاوتحفظ کے مشترکہ مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ان کے درمیان ربط اور اتحاد واتفاق کو پروان چڑھانا۔

.ہندوستان میں نافذ "محمڈن لا" کا شریعت اسلامی کی روشنی میں جائزہ لینا اور نئے مسائل کے پیش نظر مسلمانوں کے مختلف فقہی مسالک کے تحقیقی مطالعہ کا اہتمام کرنا اور شریعت اسلامی کے اصولوں پر قائم رہتے ہوئے کتاب وسنت کی اساس پر ماہرین شریعت اور فقہ اسلامی کی رہنمائی میں پیش آمدہ مسائل کا مناسب حل تلاش کرنا۔

.بورڈ کے مذکورہ بالا اغراض ومقاصد کے حصول کے لیے وفود کو ترتیب دینا، Study Teams تشکیل دینا، سمینار، سمپوزیم، خطابات، اجتماعات، دوروں اور کانفرنسوں کا انتظام کرنا، نیز ضروری لٹریچر کی اشاعت اور بوقت ضرورت اخبارات ورسائل اور خبرناموں وغیرہ کا اجراء اور اغراض ومقاصد کے حصول کے لیے دیگر ضروری امور انجام دینا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف چند

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا بیسواں تاریخ ساز اجلاس ۲۹ فروری ۲۰۰۸ء تا ۲ مارچ ۲۰۰۸ء ملک کے قدیم علمی، تاریخی اور صنعتی شہر کولکاتا میں زیر صدارت صدر بورڈ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب دامت برکاتہم منعقد ہوا۔ اس سے قبل بورڈ کے ۱۹ اجلاس ملک کے مختلف مرکزی شہروں میں منعقد ہو چکے جو ہر طرح کامیاب رہے۔ یہ بیسواں اجلاس بھی بہت کامیاب اور یادگار رہا۔ اس کی مختلف نشستیں کھودی رام سنٹر کے اسٹیڈیم میں منعقد ہوئیں۔ اس اجلاس میں ملک کے مختلف علاقوں کے ارکان بورڈ و مدعوئین کرام جن کی تعداد ساڑھے تین سو سے زائد تھی شریک ہوئے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد سب سے پہلے صدر اجلاس نے مجلس استقبالیہ کی جانب سے مرتبہ مجلّہ (سوونیر) جاری فرمایا اور مسلم پرسنل لا کے موضوع پر چند اہم انٹرویو کے مجموعہ کی رونمائی فرمائی، ساتھ ہی مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کی تالیف "خواتین کے مالی حقوق" کا رسم اجرا بھی عمل میں آیا۔ اس کے بعد صدر مجلس استقبالیہ حضرت مولانا حکیم محمد عرفان الحسینی صاحب نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ بعد ازاں صدر بورڈ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب نے خطبہ صدارت پیش فرمایا۔ خطبات کی مطبوعہ کاپی اجلاس میں تقسیم کی گئی۔

حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب جنرل سکریٹری بورڈ نے سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش فرمائی۔ جس پر ارکان و مندوبین نے اطمینان کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ اصلاح معاشرہ کے تعلق سے کل ہند مرکزی اصلاح معاشرہ کمیٹی کے کنوینر و سکریٹری بورڈ حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب نے اپنی تفصیلی رپورٹ پیش کی، جس میں انہوں نے بتایا کہ دختر کشی کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنے کے لیے مختلف مقامات پر جلسے اور سیمینار منعقد کیے گئے جس میں غیر مسلم بھائیوں نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر اصلاح معاشرہ کے موضوع پر اردو زبان کے علاوہ علاقائی زبان پر بھی کئی کتابچوں کی رونمائی ہوئی۔ بورڈ کے نائب صدر حضرت مولانا ڈاکٹر سید کلب صادق صاحب جو ان دنوں لندن کے سفر پر تھے انہوں نے اس اجلاس کے لیے پیغام ارسال کیا جس میں نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ مجلس استقبالیہ کے سرپرست حضرت مولانا ابو محفوظ الکریم معصومی صاحب جو صاحب فراش ہیں آپ نے بھی پیغام ارسال کیا اور اجلاس کی کامیابی کی دعائیں کیں۔ اجلاس میں لیگل کمیٹی کے کنوینر جناب یوسف حاتم مچھالا صاحب سینئر ایڈوکیٹ، جناب ظفریاب جیلانی صاحب ایڈوکیٹ اور جناب قاسم رسول الیاس صاحب نے قانونی امور، بابری مسجد مقدمات کی پیش رفت، نکاح کے لازمی رجسٹریشن کے موضوع پر اپنی اپنی رپورٹیں پیش کیں، جس میں بورڈ کے موقف کو واضح کیا کہ بورڈ نکاح کے رجسٹریشن کا مخالف نہیں لیکن اس کو بلا تفریق مذہب سارے لوگوں کے لیے لازمی قرار دینا قابل عمل نہیں ہے، رجسٹریشن کو لازمی قرار دینے سے ملک کی آبادی کا بڑا حصہ مشکلات کا شکار ہوگا اور شادی کے اخراجات میں اضافہ ہوگا، بورڈ نے اس تعلق سے کئی تجاویز منظور کیں اور مرکزی و ریاستی حکومتوں سے نمائندگی کا فیصلہ کیا۔ مولانا عتیق احمد بستوی صاحب نے دار القضاء کے بارے میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ بورڈ کی مختلف کمیٹیوں کی رپورٹیں اجلاس میں تقسیم کی گئیں۔ ساتھ ہی بورڈ کے ارکان اساسی کے اجلاس میں حسب تجویز پچاس (۵۰) نئے ارکان کا انتخاب عمل میں آیا۔

اجلاس بورڈ سے ایک دن قبل مجلس عاملہ کا اجلاس بھی منعقد ہوا جس میں مختلف امور کے جائزے کے ساتھ دینی مدارس کے خلاف دہشت گردی کے الزامات کی سخت الفاظ میں مذمت کی گئی۔

اجلاس کے آخری دن ۲ مارچ کو پارک سرکس کے وسیع میدان میں جلسہ عام منعقد ہوا، جس میں شہر کولکاتا کے علاوہ دور دراز مقامات و مضافات، مالدہ، مرشد آباد، بردوان، آسنسول وغیرہ کے لاکھوں عوام نے شرکت کی، یہ جلسہ عام انسانی سروں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر معلوم ہو رہا تھا، مسلم عوام میں اتنی دلچسپی تھی کہ یہ جلسہ عام دن کے

بارہ بجے سے ساڑھے نو بجے شب تک چلتا رہا۔

اس کتابچہ میں اجلاس کولکاتا کی کارروائی، روداد، فیصلے، تجاویز اور بورڈ کی مختلف کمیٹیوں کی رپورٹ شائع کی جارہی ہے، تاکہ ارکان بورڈ اور عام مسلمان اس سے استفادہ کریں۔

رضوان احمد ندوی

دفتر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

امارت شرعیہ بلڈنگ پھلواری شریف، پٹنہ

کارروائی مجلس عاملہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

منعقدہ ۲۹ فروری ۲۰۰۸ء بعد نماز مغرب - کولکاتا

آج مورخہ ۲۹ فروری ۲۰۰۸ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت صدر بورڈ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب دامت برکاتہم بمقام جموناوینکٹ مارکس اسٹریٹ کولکاتا ۱۶ میں منعقد ہوا جس میں درج ذیل اراکین عاملہ نے شرکت کی۔

اراکین عاملہ:

۱-حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب	صدر بورڈ	لکھنؤ
۲-حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب	نائب صدر بورڈ	دیوبند
۳-جناب کاکا سعید عمری صاحب	نائب صدر بورڈ	عمرآباد
۴-جناب مولانا سید شاہ فخر الدین صاحب	نائب صدر بورڈ	بسکھاری شریف
۵-حضرت مولانا محمد سراج الحسن صاحب	نائب صدر بورڈ	رائچور
۶-حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب	جنرل سکریٹری بورڈ	پٹنہ
۷-جناب محمد عبدالرحیم قریشی صاحب	اسسٹنٹ جنرل سکریٹری بورڈ	حیدرآباد
۸-حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب	سکریٹری بورڈ	مونگیر
۹-جناب عبدالستار یوسف شیخ صاحب	سکریٹری بورڈ	ممبئی
۱۰-جناب پروفیسر ریاض عمر صاحب	خازن بورڈ	دہلی
۱۱-مولانا احمد علی قاسمی صاحب		دہلی
۱۲-جناب سید شہاب الدین صاحب		دہلی
۱۳-جناب محمد جعفر صاحب		دہلی
۱۴-ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس صاحب		دہلی
۱۵-مولانا حکیم محمد عرفان الحسینی صاحب		کولکاتا
۱۶-مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب		دہلی
۱۷-مولانا حمید الدین عاقل حسامی صاحب		حیدرآباد
۱۸-مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب		حیدرآباد

۱۹-جناب شہزادہ شبیر بھائی نورالدین صاحب	ممبئی
۲۰-جناب یوسف حاتم مچھالا صاحب ایڈووکیٹ	ممبئی
۲۱-جناب ظفریاب جیلانی صاحب ایڈووکیٹ	لکھنؤ
۲۲-ڈاکٹر نعیم حامد صاحب	کانپور
۲۳-مولانا یٰسین علی عثمانی صاحب	بدایوں
۲۴-مفتی محمد اشرف علی صاحب	بنگلور
۲۵-مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی صاحب	مالیر کوٹلہ
۲۶-مولانا طیب الرحمٰن صاحب	پیلا کانڈی

حضرت مولانا مفتی محمد اشرف علی صاحب کی تلاوت کلام پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ مرحوم ارکان بورڈ مولانا مختار احمد ندوی صاحب، مولانا سید شاہ محمد محمد الحسینی صاحب، مولانا عبد الکریم پاریکھ صاحب، مفتی عبد الرحمٰن صاحب، جناب ضیاء اللہ ضیائی صاحب، مولانا محمد نعیم صاحب دیوبند، مولانا ظل الرحمٰن صدیقی صاحب اور مولانا محمد نعیم الدین آسام کے سانحات ارتحال پر اظہار تعزیت کیا گیا۔ صدر محترم نے ان کے لیے مغفرت اور درجات کی بلندی کی دعا فرمائی۔

اجلاس نے سابقہ اجلاس کی کارروائی کی توثیق کی۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ۱۹ ارویں اجلاس عمومی منعقدہ بمقام چنئی میں بورڈ کے میقاتی ارکان کی تعداد میں ۵۰ ر ارکان کے اضافہ کی تجویز منظور ہوئی تھی اور اس کے مطابق دستور میں ترمیم عمل میں لائی گئی تھی۔ مجلس عاملہ نے گزشتہ اجلاس میں ان پچاس نشستوں کے لیے نام تجویز کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جو مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب، مولانا جلال الدین عمری صاحب، جناب ظفریاب جیلانی صاحب ایڈووکیٹ، پروفیسر ریاض عمر صاحب، مولانا یٰسین علی عثمانی صاحب، جناب سید شہاب الدین صاحب، مولانا عبد الوہاب خلجی صاحب، مولانا حکیم محمد عرفان الحسینی صاحب اور جناب محمد عبد الرحیم قریشی صاحب (کنوینر) پر مشتمل تھی۔ اس کمیٹی کی سفارشات کو پیش کرتے ہوئے کنوینر کمیٹی نے بتایا کہ کمیٹی نے دو نشستوں میں ناموں کے بارے میں غور کیا، ان نشستوں میں مولانا عبد الوہاب خلجی صاحب سفر حج اور مشرق وسطی کی وجہ سے اور جناب سید شہاب الدین صاحب اور مولانا محمد ولی رحمانی صاحب علالت کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے۔ کچھ ناموں کی تجویز مولانا عبد الوہاب خلجی صاحب اور مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے روانہ کی تھی ان پر بھی غور کیا گیا اور فہرست کو قطعیت دی گئی۔ یہ فہرست اجلاس میں پڑھ کر سنائی گئی، جناب ڈاکٹر قاسم رسول الیاس صاحب نے کہا کہ اس فہرست پر صرف اساسی ارکان کو غور کرنا چاہئے، مجلس عاملہ میں اس کی منظوری کا مطلب اساسی ارکان پر دباؤ بنانا ہوگا۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے کہا کہ جب مجلس عاملہ نے کمیٹی بنائی ہے تو مجلس عاملہ ہی کو اساسی ارکان کے سامنے پیش کرنے سے پہلے غور کرنا چاہئے۔ جناب ظفریاب جیلانی صاحب ایڈووکیٹ نے اس نقطۂ نظر کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ اساسی ارکان ہی کو انتخاب و نامزدگی کا اختیار حاصل ہے مگر عاملہ بھی اس فہرست پر غور کر سکتی ہے۔ ماضی میں ایسا ہو چکا ہے کہ ایک کمیٹی معیارات کو طے کرنے کے لیے بنائی گئی تھی اس کی سفارشات کی روشنی میں موجودہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس مرتبہ فہرست پر مجلس عاملہ میں غور کیا جانا چاہئے اور دستور میں ایسی کوئی ممانعت نہیں ہے کہ اساسی ارکان کے سامنے فہرست پیش کرنے سے پہلے مجلس عاملہ میں غور نہ کیا جائے۔ البتہ مجلس عاملہ کے ارکان اخلاقی طور پر اساسی ارکان کے اجلاس میں اس فہرست میں غور کرنے کے موقع پر اعتراض نہ کریں۔ مولانا یٰسین علی عثمانی

صاحب نے کہا کہ عاملہ کی جانب سے کمیٹی کی تشکیل لمبی بحثوں سے بچنے اور کام کو آسان بنانے کے لیے کیا گیا ہے اس لیے اس فہرست پر غور ہونا چاہئے۔ جناب سید شہاب الدین صاحب نے کہا کہ جو فہرست پیش کی گئی ہے اس میں درج اصحاب کے سماجی حالات سے وہ قطعاً واقف ہیں اور یہ کہ طبقہ علماء کے علاوہ دانشور حضرات کی مناسب نمائندگی ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایک عرصہ سے اس بات پر زور دیتے آرہے ہیں کہ کسی ریاست سے ارکان کی تعداد اس ریاست کے مسلمانوں کی آبادی کے تناسب سے متناسب ہونی چاہئے اور اس زاویہ نظر سے وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ بعض ریاستوں کی نمائندگی آبادی کے تناسب سے بہت زیادہ ہے اور بعض کی بہت کم ہے اس پہلو پر غور ہونا چاہئے۔ حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب جنرل سکریٹری بورڈ نے فرمایا کہ ریاستوں کی متناسب نمائندگی کا تذکرہ بار بار ہو چکا ہے اور یہ واضح کیا جاتا رہا ہے کہ آبادی کے تناسب کے اصول کو سامنے نہیں رکھا گیا بلکہ ہمیشہ یہ بات پیش نظر رہی کہ ان اصحاب کو بورڈ میں شامل کیا جائے جو ایسے معاملات اور سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور جن کی شمولیت بورڈ کے لیے مفید ہوسکتی ہے۔ جناب ظفریاب جیلانی صاحب ایڈوکیٹ نے کہا کہ کمیٹی نے فہرست کی ترتیب میں وہ متناسب نمائندگی کو پیش نظر نہیں رکھا لیکن آبادی کے تناسب کا لحاظ ضرور کیا گیا اور مسالک کی نمائندگی کی رعایت بھی رکھی گئی ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر قاسم رسول الیاس صاحب نے کچھ نام پیش کئے۔ مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب نے کہا کہ یہ فہرست مناسب ہے تاہم بنگال، کیرالہ اور تامل ناڈو کے مسلک اہل حدیث کی نمائندگی ہونی چاہئے۔ مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب نے کہا کہ مسلکی تناسب کی بات کی جاتی ہے تو میں کہتا ہوں کہ ضرور اس کا خیال رکھنا چاہئے، مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ دیوبند کی نمائندگی کمزور پڑتی جارہی ہے۔ اس معاملہ پر غور کرنا چاہئے۔ مولانا احمد علی قاسمی صاحب نے کہا کہ دیوبندی مسلک کے نام زیادہ ہیں اس لیے دوسرے مسالک کا خیال رکھنا چاہئے۔ ان مباحث کے بعد صدر اجلاس نے ہدایت کی کہ کمیٹی میں مولانا کاکا سعید عمری، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب اور ڈاکٹر قاسم رسول الیاس صاحب کو شامل کیا جائے اور کل (یعنی یکم مارچ ۲۰۰۸ء) فہرست پر دوبارہ غور کرکے قطعیت دی جائے۔ اور اس کو منظوری کے لیے ۲ر مارچ کو پیش کیا جائے۔ اور اس لحاظ سے اجلاس عمومی کے ایجنڈا میں تبدیلی کی جائے۔ مجلس عاملہ نے ان دس ناموں کی فہرست سے اتفاق کیا جنہیں مرحوم ارکان کی جگہ بحیثیت میقاتی رکن منتخب کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

شادیوں کے لازمی رجسٹریشن کے موضوع پر تشکیل کردہ کمیٹی کی جانب سے ڈاکٹر قاسم رسول الیاس صاحب نے رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ نیشنل ویمنس کمیشن کے مرتبہ مسودہ پر کمیٹی نے جو تجاویز مرتب کی تھی وہ قبل ازیں مجلس عاملہ کے سامنے پیش کی جا چکی ہیں۔ کمیٹی نے مہاراشٹر، آندھرا پردیش، ہریانہ، بہار، مغربی بنگال اور تری پورہ میں رجسٹریشن کے لزوم کے لیے بنائے گئے قوانین کا باریکی کے ساتھ جائزہ لیا۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ ملکی سطح پر بننے والے قوانین کے تعلق سے بورڈ کا ایک وفد وزیر اعظم اور صدر نشیں یو پی اے (U.P.A) سے نمائندگی کرے اور اپنی رائے کو دلائل کے ساتھ رکھے اور ان ریاستوں کے لیے جہاں ایسی قانون سازی ہو چکی ہے ہر ریاست کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جس میں ایک قانون داں اور ایک وکیل کو شامل کیا جائے اور یہ کمیٹی قانون کا جائزہ لے کر ترمیمات مرتب کرے اور ریاستی حکومت سے نمائندگی کرے۔ اس موضوع پر مولانا احمد علی قاسمی صاحب، مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب، جناب یوسف حاتم مچھالا صاحب نے اظہار خیال کیا۔ جناب سید شہاب الدین صاحب نے کہا کہ اس بجٹ سیشن میں پارلیامنٹ میں اس موضوع پر گفتگو ہونے والی ہے اس لیے ہم کو مرکزی حکومت سے نمائندگی کرنی چاہئے اور سپریم کورٹ سے بھی رجوع ہونا چاہئے اور عملی دشواریوں کو واضح کرتے ہوئے اپنی ہدایت پر غور مکرر کی درخواست کرنی چاہئے۔

جناب ظفریاب جیلانی صاحب ایڈوکیٹ نے کہا کہ ہم سپریم کورٹ سے ٹکراؤ کا راستہ اختیار نہ کریں بلکہ ریاستی اور مرکزی حکومتوں سے گفت وشنید کریں اور صدر محترم کو مجاز گردانیں کہ وہ کمیٹی کو اختیار دے دیں کہ ریاستی حکومتوں سے اپنے انداز میں نمائندگی کرے اور ہمارے نقطہ نظر سے اتفاق رکھنے والے غیر مسلم بھائیوں کو بھی ساتھ رکھا جائے۔ اجلاس نے کمیٹی کی سفارشات سے اتفاق کیا اور طے کیا کہ لیگل سیل اس مسئلہ کو سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کی تجویز پر غور کرے اور مرکزی حکومت سے جلد از جلد نمائندگی کی جائے۔

اصلاح معاشرہ کے ایجنڈا پر سکریٹری بورڈ و کنوینر مرکزی اصلاح معاشرہ کمیٹی حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب نے اجلاس کو بتایا کہ اصلاح معاشرہ کا کام جو پہلے سے چل رہا تھا وہ جاری ہے۔ دختر کشی کے موضوع پر پورے ملک کو متوجہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کئی جلسے منعقد ہوئے متعدد رسالے بھی طبع ہوئے اور ان کا ترجمہ مختلف زبانوں میں ہوا۔ اصلاح معاشرہ کے کام میں تیزی پیدا کرنے میں ایک بڑی دشواری یہ ہے کہ اس کے صوبائی کنوینرس اور ارکان بورڈ خطوط کا جواب تک نہیں دیتے۔ ان کی سرگرمیاں بلاشبہ جاری ہوں گی، مگر اس کی کوئی اطلاع مرکزی کنوینر کو نہیں ملتی۔ ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ توجہ دیں اور اصلاح معاشرہ کی سرگرمیوں سے واقف کراتے رہیں۔

جناب ظفریاب جیلانی صاحب ایڈوکیٹ نے کہا کہ شادی وغیرہ میں بے جا اسراف کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے اس پر روک لگانا ضروری ہے اور بورڈ کو اس تعلق سے سخت موقف اختیار کرنا چاہئے اور اس پر غور کرنا چاہئے کہ بورڈ یہ اپیل کرے کہ لوگ ایسی تقاریب میں شرکت نہ کریں یا ایسا کرنے والوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔ مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے بتایا کہ اس سلسلہ میں اجلاس مونگیر میں بحث ہوئی تھی اور اتفاق اس پر رہا کہ بائیکاٹ اور عدم شرکت کی اپیل سے گریز کیا جائے۔ حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب جنرل سکریٹری بورڈ نے فرمایا کہ بائیکاٹ سے نقصان پہونچے گا اور مسلمانوں میں تفریق پیدا ہوگی۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات اور طریقوں پر عمل کرنے والوں کا ایک گروپ پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہئے جو خود عمل کرے اور دوسروں کے لیے نمونہ بنے تو معاشرہ پر اس کا اچھا اثر پڑے گا۔ اس کے لیے عوامی سطح پر کام کرنے کی ضرورت ہے، اس سلسلہ کا تجربہ کامیاب رہا ہے۔ مولانا یٰسین علی عثمانی بدایونی صاحب نے کہا کہ اسراف بے جا کے ساتھ ساتھ نشہ آور گولیوں کے استعمال کی بڑھتی ہوئی برائی کے خلاف بھی ذہن بنایا جائے۔ مولانا طیب الرحمٰن صاحب آسام نے کہا کہ کم از کم ارکان بورڈ کو پابند کیا جائے کہ وہ اس طرح کی تقریبات میں شرکت نہ کریں، اگر یہ مزاج بن جائے تو پھر عاملین کی جماعت بھی تیار ہو سکتی ہے۔ جناب سید شہاب الدین صاحب نے کہا کہ اب دہلی میں مسلمانوں میں ڈاوری کے واقعات ہونے لگے ہیں ناری نکیتن کے معاملہ پر بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ یہاں جو عورتیں اور لڑکیاں رہتی ہیں کفو کے مسئلہ کی وجہ سے ان کی شادی کا معاملہ بہت پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ خود ہی غیر مسلموں سے شادی کے لیے آمادہ و تیار ہو جاتی ہے اور ناری نکیتن ان کے غیر مسلموں سے شادی کرا دیتا ہے۔ مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے کہا کہ ارکان بورڈ ریاستی سطح پر ایسی لڑکیوں کی فہرست تیار کر کے مقامی مسلمانوں کے تعاون سے ان کی مسلمانوں میں شادی کا انتظام کر سکتے ہیں۔ ناری نکیتن پر بورڈ کوئی تجویز منظور کرے تو مؤثر ہو سکتی ہے۔

طے کیا گیا کہ مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب ناری نکیتن کے موضوع پر تجویز مرتب کر کے پیش کریں۔

جناب ظفریاب جیلانی صاحب ایڈوکیٹ نے بابری مسجد کے مقدمات کے بارے میں اجلاس کو بتایا کہ بابری مسجد انہدام سے متعلق دو فوجداری مقدمات رائے بریلی اور لکھنؤ کی عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ بورڈ کی جانب سے یہ مطالبہ کیا جاتا رہا ہے کہ دونوں مقدمات کو یکجا کیا جائے اور لکھنؤ کی عدالت کو اختیار